بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲ — خط و کتابت نمبر ۳۷

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۸ تبوک ۱۳۴۵ ہش — ۲۲ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ — ۸ ستمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۰۸

۶ ستمبر کا دن ہماری تاریخ کا روشن ترین دن ہے

اس روز قوم نے جارحیت کی تاریک قوتوں کے سنگین چیلنج کا بڑی کامیابی سے مقابلہ کیا

یوم دفاع پاکستان کے موقعہ پر قوم کے نام صدر ایوب کا پیغام

راولپنڈی — مورخہ ۶ ستمبر کو یوم دفاع پاکستان کے موقعہ پر صدر ایوب نے قوم کے نام جو پیغام دیا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

"آج ہم اپنے عوام کے اس مجاہدانہ عزم کی یاد میں یوم دفاع پاکستان منا رہے ہیں جس کا مظاہرہ اس جارحانہ حملہ کے وقت ہوا جو کسی اشتعال کے بغیر ہم پر کیا گیا تھا۔

۶ ستمبر کا دن ہماری تاریخ کے اوراق میں اپنی آزادی کے تحفظ و بقا کی جدوجہد مسلسل کے اعلیٰ ترین لمحات کی حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ایک ایسی قوم امن و انصاف کا پرچم لئے افق عالم پر نمودار ہوئی اور ۱۸ سال بعد ۶ ستمبر کو مخصوص نظریات کی حامل اس قوم نے جارحیت کی طاغوتی طاقتوں کے سنگین ترین چیلنج کا بڑی کامیابی سے مقابلہ کیا۔

اس مدت کے دوران پاکستان نے دوبارہ اپنے آپ کو پالیا۔ اس نے اپنی انفرادیت اور مستقبل کو ڈھونڈ لیا۔ اس وقت ہر شخص اور ہر فرد نے انتھک کام کیا۔ پوری قوم ایک چٹان بن کر کھڑی ہو گئی اور دس کروڑ عوام کے دل سیاسی اور سماجی اختلافات سے بالا ہو کر ایک ہی نبض پر دھڑکنے لگے۔ آزمائش کی اس گھڑی میں قوم نے اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا اور اس نے حب الوطنی ایثار و قربانی اور یقین محکم کی نئی بلندیوں کو چھو لیا۔ ہم اپنی آزادی پر کٹنے گئے

اس حملہ کا مقابلہ کرنے میں اس لئے کامیاب رہے کہ ہم نے اپنے معمولی نوعیت کے نجی اختلافات کی بساط علیحدہ تر قومی وقار کے خاطر الٹ دی مزید برآں ہمارا مقصد منصفانہ اور جائز تھا۔ ہم اپنے نظریات پر جمے رہنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ حق و صداقت کی راہ سے نہ تو ہم ہٹیں گے اور نہ ہمارے پائے استقامت میں لغزش آئے گی

ہمارے سپاہی ہوا باز اور جہازی بے مثال بہادری اور دلیری سے لڑے۔ اور انہوں نے پوری قوم سے خراج تحسین وصول کیا افسروں نے اپنے جوانوں کے شانہ بشانہ جنگ کی اور وطن عزیز کے دفاع کی خاطر جام شہادت نوش کر کے آئندہ نسلوں کیلئے ایک مثال قائم کر گئے۔ اس تقریب کے موقعہ پر ہمارے دل ان شہیدوں کے ساتھ ہیں۔ جن کی بلند پایہ قربانیوں نے ہماری آزادی کا تحفظ کیا — آج کے دن میں ان دوست ملکوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے آڑے وقت میں

ہماری مدد کی۔ اگرچہ ان کی امداد بڑی قیمتی اور بروقت تھی لیکن ان کی ہمدردی اور پرجوش تعاون کی بدولت بھی ہمیں دشمن کا مقابلہ کرنے میں بڑی مدد ملی۔ میں اپنی اور قوم کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان ان کی امداد اور ان کی ہمدردی

ربوہ میں یوم دفاع پاکستان پورے اہتمام اور جذبہ و جوش سے منایا گیا

مساجد میں پاکستان کے تحفظ و استحکام کے لئے اجتماعی دعائیں

شہدا کی قبروں کی زیارت۔ مسجد مبارک میں جلسۂ عام کا انعقاد

ربوہ ۷ ستمبر — کل مورخہ ۶ ستمبر کو ربوہ میں یوم دفاع پاکستان پورے اہتمام اور جذبہ و جوش سے منایا گیا۔ کل دفاتر صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید وقف جدید اور جملہ دیگر ذیلی اداروں میں عام تعطیل رہی اور اہل شہر نے اس روز کی خصوصی تقریبات میں بہت ذوق و شوق کے ساتھ شرکت کی

تقریبات کا آغاز علی الصبح نماز فجر کے بعد جملہ مساجد میں خصوصی اجتماعی دعاؤں سے ہوا۔ ربوہ کی مرکزی مسجد، مسجد مبارک میں نماز فجر کے بعد امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا پاکستان کی آزاد مملکت خاص تقدیر الٰہی کے ماتحت معرض وجود میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اب اسلام کو دنیا میں غالب کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ پاکستان کا قیام غلبۂ اسلام کی آسمانی

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

— مری ۵ ستمبر۔ (بذریعہ فون) حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مورخہ ۸ ستمبر بروز جمعرات بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ احباب بروقت

[redacted]

— اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کے برادر خورد مکرم سید داؤد احمد صاحب ناصر کو بیٹی عطا فرمائی ہے نومولودہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی نواسی ہے — ادارہ الفضل ولادت کی اس تقریب سعید پر محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب حضرت سیدہ ام متین صاحبہ خاندان حضرت میر صاحبؓ کے جملہ دیگر افراد اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور آپ کے جملہ افراد خاندان کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے آمین

م کا حق ادا کرے گا۔

ہم سب کو خداوند قدوس کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنے منصفانہ مقصد کے لئے لڑنے کی طاقت و ہمت دی۔ اور اپنے عزیز اصولوں اور اپنی روایات کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائی"

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

انفاق فی سبیل اللہ کی استعداد کو بڑھانے کے تین قیمتی گر

(۱) اپنی آمد کو مزید محنت سے بڑھانے کی کوشش کرو (۲) سادہ زندگی اختیار کرو (۳) جذبۂ ایثار میں اضافہ کرو

احباب کو مبارک ہو کہ چندہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدے پچیس لاکھ روپے سے بڑھ گئے ہیں الحمد للہ

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوستوں کے اس اخلاص اور ایثار کو قبول فرمائے۔ آمین

کوشش کی جائے کہ وعدوں کا کم از کم ½ حصہ سال رواں میں ضرور ادا کر دیا جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ ۱۹ اگست ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک ربوہ
مرتبہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

گزشتہ چند دنوں انفلوئنزا کی وجہ سے میری طبیعت ٹھیک نہیں رہی۔ ایک وقت میں تو آواز بالکل بیٹھ گئی تھی۔ کل سے کچھ کھلی ہے۔ ویسے اب بھی تکلیف محسوس کر رہا ہوں اس لئے میں اختصار کے ساتھ

انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق

دوستوں کے سامنے بعض باتیں رکھنا چاہتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

"اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اول تو یہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔ اس پہلو میں مالی ضرورتوں اور امداد کی حاجت ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسی ضرورتیں پیش آئی تھیں۔ اور

صحابہ کی یہ حالت تھی

کہ ایسے وقتوں پر بعض ان میں سے اپنا سارا ہی مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتے اور بعض نے آدھا دیا اور اس طرح جہاں تک کسی سے ہو سکتا فرق نہ کرتا۔

مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے ہاتھ میں بجز خشک باتوں کے اور کچھ بھی نہیں رکھتے اور جنہیں نفسانیت اور خود غرضی سے کوئی نجات نہیں ملی اور

حقیقی خدا کا چہرہ

ان پر ظاہر نہیں ہوا۔ وہ اپنے مذاہب کی اشاعت کی خاطر ہزاروں لاکھوں روپے دے دیتے ہیں اور بعض ان میں سے اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں۔ عیسائیوں میں دیکھا ہے کہ بعض عورتوں نے دس دس لاکھ کی وصیت کر دی ہے پھر مسلمانوں کے لئے کس قدر شرم کی بات ہے کہ وہ اسلام کے لئے کچھ بھی کرنا نہیں چاہتے یا نہیں کرتے۔ مگر خدا تعالےٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کے روشن چہرہ پر سے وہ حجاب جو پڑا ہوا ہے دور کر دے۔ اور اسی غرض کے لئے اس نے مجھے بھیجا ہے۔
(ملفوظات جلد ہشتم ص۳۲۳ طبع اول)

دوست جانتے ہیں

کہ اللہ تعالےٰ نے اس چھوٹی سی اور غریب جماعت کو ساری دنیا کے مقابلہ پر لا کھڑا کیا ہے اور فرمایا کہ تمام ادیان باطلہ کا مقابلہ کرو اور انہیں شکست دو اور اسلام کی خوبیوں کو ظاہر کر کے ان پر غالب آؤ۔

اس جماعت کے مقابلہ میں ایک طرف ان طاغوتی طاقتوں کو بڑی قوت اور وجاہت اور اقتدار اور مال دیا کہ اربوں کھرب روپیہ وہ اسلام کے خلاف خرچ کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنی اس جماعت کو بڑے ہی وعدے دیئے اور فرمایا کہ تم ان اقوام اور ان مذاہب کی طاقت کو دیکھ کر گھبرانا نہیں اور ان کے اموال پر نظر کر کے تمہیں پریشانی لاحق نہ ہو۔ کیونکہ میرا تم سے یہ وعدہ ہے کہ اگر تم میری بھیجی ہوئی تعلیم پر عمل کرو گے اور میرے بتائے ہوئے طریق پر چلو گے تو تھوڑے ہونے کے باوجود اور کمزور ہونے کے باوجود اور غریب ہونے کے باوجود آخری فتح اور کامیابی تمہارے ہی نصیب ہو گی۔ اس چیز کو دیکھتے ہوئے اور اس چیز کو سمجھتے ہوئے ہم پر بڑی ہی

قربانیوں کی ذمہ داری

عائد ہوتی ہے۔ جن میں سے ایک مالی قربانی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہم سے یہ مطالبہ تو نہیں کیا کہ ہم اپنی طاقت اور استعداد سے بڑھ کر اس کی راہ میں قربانی دیں۔ کیونکہ ایسا مطالبہ غیر معقول ہوتا۔ اور اللہ تعالےٰ تو عقل اور حکمت اور علم اور نور کا سرچشمہ ہے۔ وہ تو نور ہی نور ہے۔ اس کی طرف سے اس قسم کا کوئی مطالبہ ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ ہمیں یہ ضرور بتاتا ہے کہ میں نے قوت، استعداد اور اموال کے بڑھانے کے کچھ طریق بھی رکھے ہیں تم اپنی طاقت سے بڑھ کر قربانی نہیں دے سکتے لیکن تم قربانی دینے کی طاقت کو ہر وقت بڑھا سکتے ہو۔ پس قربانی دینے کی طاقتوں کو تم بڑھاؤ۔

تین موٹی باتیں

میں اس وقت دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں:۔

(۱) اوّل۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے و ان لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ ایک تو اس کے معنے یہ ہیں کہ مالی اور اقتصادی لحاظ سے تم جس مقام پر بھی ہو۔ وہ تمہارا آخری مقام نہیں۔ مزید ترقیات کے دروازے تمہارے سامنے ہیں۔ جنہیں تم اپنی سعی سے، اپنی کوشش سے، اپنی جدوجہد سے، اپنی محنت سے کھول سکتے ہو۔ یعنی اگر تم اپنے پیشہ میں

مزید مہارت حاصل کر لو

جتنی محنت اور توجہ سے تم اس وقت کام کر رہے ہو۔ اس [illegible] وہ محنت اور توجہ سے کام کرو۔

اور جو ذرائع تمہیں میسر آئے ہوئے ہیں ان کو تم پہلے سے زیادہ بہتر طریق پر استعمال کرو۔ یعنی تدبیر کو اپنے کمال تک پہنچاؤ اور اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں بھی کرتے رہو کہ وہ تمہارے اموال میں برکت ڈالے اور تمہاری کوششوں کو بار آور کرے تو اس کے نتیجہ میں تمہارے اموال بڑھ جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی مالی قربانی کی استعداد بھی۔

مثلاً اگر ہم میں سے

ہر ایک کی آمد بڑھ جائے

لیکن جذبۂ ایثار اتنا ہی رہے جتنا پہلے تھا تب بھی کمیّت کے لحاظ سے ہماری مالی قربانی میں بڑا نمایاں فرق آجاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کی آمد ایک سَو روپیہ ماہوار ہے اور وہ اپنے جذبۂ ایثار سے مجبور ہو کر اور اپنی استعداد کے مطابق اس میں سے بیس فیصد روپیہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اگر وہ محنت کرے، اگر وہ اپنے علم میں زیادتی کرے، اگر وہ اپنے ذرائع کو بہتر طریق پر استعمال کرے اور اگر وہ اپنی دعاؤں کے نتیجہ میں اپنی آمد کو سَو سے دو سَو ماہانہ کر دے اور اس کی قربانی بیس فیصد ہی رہے تو پہلے وہ بیس روپے ماہوار دیتا تھا اب وہ چالیس روپے ماہوار دیگا۔ تو کمیّت کے لحاظ سے مالی قربانی میں دگنا اضافہ ہو جائے گا کیونکہ اس کی آمد پہلے کی نسبت دگنی ہو گئی۔

(۲)

ایک اَور طریق

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ تم اپنے خرچ کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ضبط میں لاؤ، سادہ زندگی گزارو۔ رسم و رواج جو بیاہ شادیوں کے موقع پر یا موت فوت کے موقع پر لوگوں میں رائج ہیں ان کے نتیجہ میں اسراف کی راہوں کو اختیار کیا جاتا ہے۔ تم ان راہوں کو اختیار نہ کرو۔ اور سادہ زندگی اختیار کر کے اپنے خرچوں کو کم کر دو۔ تو اس کے نتیجہ میں بھی تمہاری قربانی اور انفاق فی سبیل اللہ کی طاقت اسی نسبت سے بڑھ جائے گی۔ مثلاً ایک شخص کی سَو روپیہ ماہوار آمد ہے اور اس کو اپنی ذات اور اپنے خاندان پر اسّی روپیہ ماہوار خرچ کرنے کی عادت پڑی ہوئی ہے اور بعض باتوں میں وہ اسراف کرتا ہے اور سادگی کی تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔ اگر وہ

سادہ زندگی کو اختیار کرے

اور اس کا خرچ اسّی روپیہ سے گر کر سَتّر روپیہ ماہوار پر آ جائے تو اس کو سادگی کے اختیار کرنے کے نتیجہ میں دس روپیہ ماہوار زیادہ قربانی کرنے کی طاقت حاصل ہو گئی۔ اگر وہ چاہے تو خدا کی راہ میں اسے دے سکتا ہے۔

اس لئے مَیں تفصیل میں جائے بغیر، احباب جماعت کو اور جماعتی نظام کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریکِ جدید کے مطالبات میں سادہ زندگی کے جو مطالبات رکھے ہیں ان کی طرف

زیادہ توجہ ہونی چاہیئے

بہت سی جماعتیں اور بہت سے افراد اس چیز کو بھولتے جا رہے ہیں۔ اگر ہم مثلاً بدقسمتی سے سینما دیکھنے کے عادی ہوں اور اب سینما دیکھنا چھوڑ دیں تو وہ دس پندرہ روپے جو ہم سینما دیکھنے پر خرچ کرتے تھے وہ ہمارے پاس بچ رہیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو یہ رقم خدا کی راہ میں دے سکتے ہیں۔

پس مَیں جماعت کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ تحریکِ جدید کے وہ مطالبات جو سادہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو جماعت میں دہرایا جائے اور افرادِ جماعت کو پابند کیا جائے کہ وہ ان مطالبات کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں۔

اسی طرح بہت جگہ سے یہ شکایت آتی رہتی ہے کہ بعض خاندانوں میں

رسوم اور بدعادات

عود کر رہی ہیں۔ مثلاً شادی کے موقع پر اسراف کی راہوں کو اختیار کیا جاتا ہے اور بلا ضرورت محض نمائش کے طور پر بہت سا خرچ کر دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ تو اس کے نتیجہ میں مقروض ہو جاتے ہیں اور پھر ساری عمر ایک مصیبت میں گزارتے ہیں۔ یہ تو وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ ان کو اس دنیا میں دے دیتا ہے لیکن ایک اور سزا ہے جو بظاہر ان کو نظر نہیں آتی کہ اس کے نتیجہ میں وہ بہت سی ایسی نیکیوں سے محروم ہو جاتے ہیں کہ اگر وہ سادگی کو اختیار کرتے۔ اگر وہ رسوم کی پابندی کو چھوڑ دیتے تو اللہ تعالیٰ ان کو اُن نیکیوں کی توفیق عطا کرتا۔ اور ان کو اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی ایسی نعمتیں حاصل ہوتیں کہ دنیا کی لذتیں اور دنیا کے عیش اور ان کی نمائشیں ان کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہ رکھتیں۔ پس

جماعت کو چاہیئے

کہ تحریکِ جدید کے ان مطالبات کو دہراتی رہے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے تاکہ اس طرح وہ اپنے پیسوں کو بچا کے اور اس کی قربانی کی قوت اور استعداد پہلے کی نسبت بڑھ جائے اور وہ اپنی اس بڑھی ہوئی حیثیت اور طاقت کے مطابق قربانی کرنے والی ہو۔ اس طرح دوست پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔

(۳)

تیسری بات

جس کی طرف قرآن کریم ہمیں متوجہ کرتا ہے وہ جذبہ ایثار ہے اور شُحِّ نفس سے بچنا ہے۔ جب یہ جذبہ پیدا ہو جائے تو انسان بہت سی جائز ضرورتوں کو بھی کم کر سکتا ہے۔ صحت کو نقصان پہنچائے بغیر اور اَور کسی قسم کا حقیقی نقصان اٹھائے بغیر!

تو جب جذبۂ ایثار بڑھ جائے تو قربانی کرنے کی قوت اور استعداد بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کا ذریعہ دُعا ہے ہمیں ہر وقت

یہ دُعا بھی کرتے رہنا چاہیئے

کہ اے خدا! تُو نے ایک نُور قرآن کریم کی شکل میں نازل کیا اس میں جہاں تُو نے ہمیں اور بہت سی حسین ہدایتیں اور احکام دئے ہیں وہاں انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق بھی بڑی ہی حسین اور وسیع تعلیم تُو نے ہمارے سامنے پیش کی ہے اور ہمیں بتایا ہے کہ اگر ہم تیری راہ میں ان طریقوں پر جو تُو نے بتائے ہیں اپنے اموال کو خرچ کرنے والے ہوں گے۔ تو تُو بہت سے انعامات اور فضل ہم پر نازل کرے گا۔ تو اے خدا تُو ہمیں اپنے فضل سے اس بات کی توفیق عطا کر کہ ہم اس ہدایت پر عمل پیرا ہونے والے ہوں تاکہ ہم تیری نعمتوں اور فضلوں کو حاصل کر سکیں۔

پس ہم ان تین طریق سے اپنی قوت اور استعداد کو بڑھا سکتے ہیں۔ تو جیسا کہ مَیں نے شروع میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ ہم اپنی طاقت سے بڑھ کر اس کی راہ میں قربانی دیں لیکن اللہ تعالیٰ ہم سے یہ مطالبہ ضرور کرتا ہے کہ ہم ہر وقت اور ہر طرح یہ کوشش کرتے رہیں کہ اس کی راہ میں ہماری قربانی دینے کی طاقت اور استعداد ہمیشہ بڑھتی چلی جائے تاکہ ہم ہمیشہ پہلے کی نسبت زیادہ سے زیادہ اس کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں۔

اس کے بعد مَیں

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے متعلق

کہ وہ بھی انفاق فی سبیل اللہ ہی کی ایک شق ہے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے قیام کی غرض ہی یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ سچے مسلمانوں کا نمونہ دکھاتے ہوئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلانے کی غرض سے اور بھی زیادہ مالی قربانیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرے اور اس مالی قربانی کو اس حد تک پہنچائے کہ دنیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کی صداقت پر گواہ ہو۔ ؎

صحابہ سے ملا۔ جب مجھ کو پایا

یعنے اوّلین و آخرین ہر دو گروہ کی مالی قربانیاں ایک سی شان اور عظمت اور عزت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں رکھنے والی ہوں۔

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا اعلان کیا گیا تھا۔ اُس وقت مَیں نے اپنے بھائیوں سے یہ خواہش کی تھی کہ اس فنڈ میں پچیس (۲۵) لاکھ روپیہ وہ جمع کریں۔

سوائے محمد رسول اللہ کے فرزندِ جلیل مسیح محمدی کی جاں نثار اور خدائے بزرگ و برتر کی محبوب جماعت! آپ کو مبارک ہو کہ آپ نے خلوصِ نیّت اور صمیمِ قلب کے ساتھ فاؤنڈیشن کے لئے جو وعدے کئے ہیں ان کی رقم پچیس لاکھ سے بڑھ گئی ہے۔ اور ابھی اور وعدے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اخلاص اور ایثار کو قبول فرمائے اور اعلاءِ کلمۂ اسلام کے لئے آپ کی قربانیوں میں برکت ڈالے اور آپ کو اس دنیا میں بھی اتنا دے اتنا دے کہ آپ سیر ہو جائیں

اور اُخروی زندگی میں بھی اپنی تمام نعمتوں سے آپ کو نوازے تا آپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب میں آپؐ کے صحابہؓ کی معیت حاصل کر سکیں۔

اب جبکہ وعدے اپنی مقررہ حد سے آگے بڑھ چکے ہیں ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور

یہ کوشش کرنی چاہیئے

کہ یہ وعدے جو تین سال میں وصول ہونے ہیں ان کا کم از کم ⅓ سالِ اوّل یعنی سالِ اوّل میں وصول ہو جائے۔

اِس وقت تک جو وعدے ہو چکے ہیں ان کے لحاظ سے قریباً ۹-۱۰ لاکھ کی وصولی سالِ اوّل میں ہونی چاہیئے چونکہ بہت سے ابتدائی مراحل میں سے اس تنظیم کو گزرنا تھا اور اس کے لئے صحیح معنے میں جو ہماری کوشش ہوئی ہے۔ وہ مجلسِ مشاورت کے بعد ہوئی ہے اس لئے مَیں نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا سال یکم مارچ سے تیس ۳۰ اپریل تک مقرر کیا ہے۔

ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ

۳۰ اپریل سے قبل

کم از کم ۹-۱۰ لاکھ روپے کی رقم جو ایک تہائی سے زیادہ ہوگی (اور اگر وعدے زیادہ آ گئے تو پھر اس سے بھی زیادہ رقم وصول ہونی چاہیئے) بہرحال موجودہ صورت میں ۹-۱۰ لاکھ کی رقم ضرور وصول ہو جانی چاہیئے۔ اس وقت تک پاکستان کی جماعتوں اور احباب سے جو رقوم وصول ہوئی ہیں ان کی مقدار چار لاکھ سے اوپر تک پہنچ چکی ہے۔

مجھے یقین ہے

کہ جماعت اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتی ہے اور وہ انشاء اللہ ۳۰ اپریل سے پہلے ایک تہائی سے زیادہ اپنے وعدے ادا کر دے گی۔

مَیں ایک تہائی (⅓) سے زیادہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض غریب احمدی دوستوں نے بڑی قربانی دے کر اس میں حصہ لیا ہے اور ساتھ ہی پوری رقم ادا بھی کر دی ہے۔ ایک تہائی پر انہوں نے کفایت نہیں کی۔ مثلاً سَو روپیہ کا وعدہ لکھوایا تو سَو روپیہ ہی دے دیا۔

کئی مہینہ کی بات ہے

گجرات کے ایک دوست یہاں تشریف لائے (وہ بہت بوڑھے تھے اتنے بوڑھے کہ ان سے چلا نہ جاتا تھا) اور مجھے پیغام بھجوایا کہ مَیں ضروری کام کے لئے ملنا چاہتا ہوں۔ باوجود اس کے کہ وہ بہت کمزور تھے سیڑھیوں پر بھی نہ چڑھ سکتے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی محبت سے مجبور ہو کر وہ اتنا لمبا سفر کر کے آئے تھے۔ مَیں اترا اور ان سے ملا تو انہوں نے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اپنا رومال کھولا اور غالباً چند سَو کی رقم تھی وہ نکال کر مجھے دی اور کہا کہ یہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

خدا کے فضل سے ہماری جماعت بڑی قربانی کرنے والی ہے اور بڑی ہی محبت کرنے والی اور حضرت مصلح موعودؓ رضی اللہ عنہ سے والہانہ عقیدت رکھنے والی ہے۔

مَیں کامل امید رکھتا ہوں

اور اپنے رب سے دعا بھی کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم اس فنڈ میں سالِ رواں کے اندر ایک تہائی سے کہیں زیادہ رقم ادا کر دیں کیونکہ اس سے جو کام کئے جانے والے ہیں۔ ان کے متعلق یہ بھی فیصلہ ہے کہ اصل رقم کو محفوظ رکھا جائے اور پھر اس کی آمد سے وہ کام کئے جائیں جو حضرت مصلح موعودؓ رضی اللہ عنہ کو محبوب اور پیارے تھے۔

اللہ تعالےٰ توفیق عطا کرے اور اس کی توفیق سے ہی سب کچھ ہو سکتا ہے ٭

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے
اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

زندہ باد اے وطن

(جناب نسیم سیفی صاحب)

تیری نہریں، یہ دریا، یہ کوہ و دمن
یہ ہجومِ بہاراں چمن در چمن
تیرا ہر قافلہ سوئے منزل رواں
تیرا ہر نقشِ پا، مہر و مہ کی پھبن
دِل کو تیری لگن
زندہ باد اے وطن۔ زندہ باد اے وطن

تیری دولت جوانوں کا عزمِ جواں
تیرے بوڑھے ہیں عظمت کا زندہ نشاں
تیرے بچّے ترے کل کی تقدیر ہیں
مائیں بہنیں ہیں ہمّت کی روحِ رواں
تُو رہے گا جواں
زندہ باد اے وطن۔ زندہ باد اے وطن

تیری پُرکیف و رنگین فضا کی قسم
تیرا دامن ہے دُنیائے لُطف و کرم
تیری افواج کے حوصلے، مرحبا
تیرے شہری کو دشمن کا خطرہ نہ غم
تجھ سے راضی ہیں ہم
زندہ باد اے وطن۔ زندہ باد اے وطن

تیرا انصاف انصافِ اسلام ہے
امنِ عالم سیاست کا پیغام ہے
تیرا ذوقِ اخوّت ہے فخرِ جہاں
تجھ پہ خالق کا یہ ایک انعام ہے
تیرا اکرام ہے
زندہ باد اے وطن۔ زندہ باد اے وطن

تیرا ہر پھُول تلوار ہے اے وطن

(جناب عبد السلام صاحب اختر)

زندگی رشکِ گلزار ہے اے وطن ۔۔۔ ہر رگِ گُل گُہر بار ہے اے وطن!
تیرے دامن میں ہر ایک پیرو جواں ۔۔۔ اک عجب مَے سے سرشار ہے اے وطن!

سبز پرچم ہے ہر سُو پر افشاں ترا ۔۔۔ یہ عَلَم بحر و بر پر نمایاں ترا
کوہ و وادی ہی کیا ہر بیاباں ترا ۔۔۔ تیرے دم سے چمن زار ہے اے وطن!

اک جہاں کو مُسلّم ہے عظمت تری ۔۔۔ یہ حقیقت بھی دُنیا نے خود دیکھ لی
تیرا دشمن مقابل جب آئے کبھی ۔۔۔ تیرا ہر پھُول۔ تلوار ہے۔ اے وطن

جانتا ہوں کہ قدرت کی تصویر میں ۔۔۔ خونِ ناحق ہے دامانِ شمشیر میں
دُشمنوں کی دَغا۔ ارضِ کشمیر میں ۔۔۔ تیرے سینے پہ اِک بار ہے اے وطن!

یوں تو اک رزم گہہ ہیں یہ کون و مکاں ۔۔۔ اک تلاطم میں ہیں یہ زمین و زماں
وقت آئے گا جب دیکھ لے گا جہاں ۔۔۔ کون تیرا وفادار ہے اے وطن

شہید کا مقام

از عبدالحی خاں صاحب ابن مکرم عبدالمالک خانصاحب، لاہور

وہ قوم کبھی نہیں مرتی جس کے افراد اپنے شہداء کی جگہ لیتے چلے جائیں اسلام کی تاریخ اس لحاظ سے قابل فخر مثالیں پیش کرتی ہے۔ چنانچہ جنگ بدر میں کچھ مسلمان شہید ہوئے تو اُحد میں اس سے زیادہ کھڑے ہو گئے۔ اُحد میں کچھ کو تکلیف پہنچی اور چند شہید ہو گئے تو غزوہ خندق میں اس سے زیادہ جانثار آن موجود ہوئے اور اسی طرح اگر غزوہ خندق کے موقعہ پر مسلمانوں کو کچھ جانی نقصان پہنچا تو فتح مکہ کے موقع پر اس سے بھی زیادہ مجاہد آئے۔ غرض ہر قدم پر پہلے سے زیادہ قربانی کرنے والے لوگ مسلمانوں میں موجود ہوتے تھے اور جو قوم قربانی کے اس مقام پر پہنچ جاتی ہے۔ اُسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔

خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے :۔

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات ط بل احیاءٌ ولکن لا تشعرون۔ (سورۃ البقرۃ ایت ۱۵۵)

یعنی "تم ان لوگوں کو جو کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے ہیں مردہ نہ کہو کیونکہ وہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ مگر تم نہیں سمجھتے"۔

اس آیت کی تشریح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے نہایت لطیف رنگ میں یوں فرمائی ہے کہ "شہید کے اعمال کبھی ختم نہیں ہو سکتے وہ زندہ ہے اور اس کے اعمال بڑھتے رہتے ہیں۔ کوئی دن نہیں گذرتا کہ تم نمازیں پڑھو اور ان کا ثواب تمہارے نام لکھا جائے۔ اور شہید اس سے محروم رہے کوئی وجہ نہیں کہ تم تکلیف اٹھا کر اس کا ثواب حاصل کرو اور شہید اس ثواب سے محروم رہے غرض وہ لوگ وہی برکتیں حاصل کر رہے ہیں جو تم کو میسر ہیں۔ پس مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے فلسفہ موت و حیات پر نہایت لطیف رنگ میں روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ شہادت کا مقام حاصل کرنے والوں کو دائمی حیات میسر ہے"۔

حضرت رسول اکرمؐ کے زمانے میں مرد تو کیا عورتیں بھی شہادت کا جام پینے کے لئے ہر لمحہ تیار رہتی تھیں چنانچہ ایک دفعہ حضرت "ام ورقہ بن نوفلؓ" ایک صحابیہ معرکہ بدر کے موقع پر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی اے رسولؐ اللہ مجھے بھی شریک جہاد ہونے کی اجازت فرمائیں۔ میں مریضوں کی تیمارداری کروں گی۔ شاید مجھے بھی شہادت نصیب ہو جائے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب امامۃ النساء)

راہ خدا میں شہید ہونے کی صدق دل دل سے تمنا کرنا۔ ایمان کی علامت ہے اور اس سے اُس یقین کا اظہار ہوتا ہے۔ جو کہ مومن اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر رکھتا ہے ایسے شخص کو اگر عملی طور پر شہید ہونے کا موقع نہ بھی ملے تب بھی اسے شہادت کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب حضرت عبداللہ بن ثابت سخت بیمار ہوئے۔ تو رسولؐ اکرم عیادت کے لئے تشریف لائے آثار موت ہو چکے تھے۔ اُن کی صاحبزادی روتی تھیں اور کہتی جاتی تھیں کہ "مجھے توقع یہ تھی کہ آپ شہید ہوں گے۔ کیونکہ آپ نے جہاد کا سامان بھی مکمل کر لیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ان کو نیت کا ثواب مل چکا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شہیدوں کے زمرہ میں ہی شامل سمجھے جائیں گے

لوگ مختلف اغراض و مقاصد کے لئے جنگ کرتے ہیں کسی کا نصب العین مال ہوتا ہے کسی کے مدنظر نام و نمود اور کوئی اپنی شجاعت کے اظہار کے لئے لڑتا ہے لیکن مجاہد فی سبیل اللہ کا زمرہ صرف اسی کو حاصل ہوتا ہے۔ جو محض کلمہ حق بلند کرنے کے واسطے جنگ کرتا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ رضؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص حضورؐ کے پاس آیا اور پوچھا کہ "یا رسولؐ اللہ ایک شخص غنیمت کے حصول کی خاطر جنگ کرتا ہے۔ ایک شہرت و نام کے لئے۔ ایک شخص اسی لئے لڑتا ہے تاکہ اس کا رعب اور مقام تمام لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔ ان میں سے مجاہد فی سبیل اللہ کون ہے"۔ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کی خاطر تلوار اٹھاتا ہے۔ وہی مجاہد فی سبیل ہے

غزوہ بدر کے موقعہ پر جب مشرکین مکہ حملہ آور ہوئے تو حضور اکرمؐ نے صحابہ کرام کو فرمایا "یاد رکھو شہید کو قتل ہونے کا اتنا ہی درد محسوس ہوتا ہے۔ جتنا کہ تم میں سے کسی کو چیونٹی کے کاٹنے کا۔ لہٰذا اٹھو اور جنت لو جو شہیدوں کے لئے مخصوص ہے اور جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے"۔ اس مختصر خطاب کا صحابہ کرام پر اس قدر اثر ہوا کہ سب کے سب جنگ میں شریک ہوئے۔ کسی وجہ سے حضرت انسؓ کے چچا جنگ میں شریک نہ ہو سکے۔

اس لئے یہ کانٹا ہمیشہ ان کے دل میں کھٹکا کرتا تھا۔ چنانچہ جب غزوہ اُحد پیش آیا تو آپ نے اپنی تلوار کی میان توڑ کر پھینک دی۔ دشمنوں کی صفوں میں گھس گئے۔ اور اس جانبازی سے لڑ کر شہید ہو گئے کہ ان کی بہن کا بیان ہے کہ تیر نیزے اور شمشیر کے اسی سے زیادہ زخم ان کے جسم پر تھے۔ اور میں نے ان کو ان کی انگلیوں سے پہچانا

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمیں اُن صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز ہمیں حقیقی طور پر خادم دین اور خدام قوم بنائے۔

جماعت احمدیہ دیہہ گڑھو تعلقہ بدین ضلع حیدرآباد کا جلسہ سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۶۶ء بروز جمعرات جماعت احمدیہ دیہہ گڑھو کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جس میں چوہدری محمد صدیق صاحب بی اے و چوہدری منور احمد صاحب و چوہدری مبارک احمد صاحب ایم کام جو کہ عارضی وقف کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ بدین تشریف لائے ہوئے تھے بھی شریک ہوئے۔

اس موقعہ پر چوہدری غلام رسول صاحب شاکر قائمقام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گڑھو نے علاقہ غیر از جماعت رؤسا اور مقامی باشندوں کو دعوت طعام پر مدعو کیا۔ دعوت کے بعد بفضل تعالیٰ ۸½ بجے رات جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ صدارت کے فرائض علاقہ کے رئیس مکرم حاجی اللہ داد خان صاحب نوتکانی نے سرانجام دئے۔ تلاوت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب بی اے نے کی بعد ازاں مکرم چوہدری منور احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "نشان اسلام" خوش الحانی سے پڑھنے کے بعد اس کا مقامی سندھی زبان میں ترجمہ کیا۔ جس سے سندھی احباب نہایت محظوظ ہوئے۔

مکرم ملک کریم الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے ساتھ عشق و محبت کے روابط پر روشنی ڈالی اور حضرت مسیح موعود کے عربی قصیدہ کے اشعار اور چند اقتباس پیش کئے۔ پھر مکرم چوہدری منور احمد صاحب نے سندھی زبان میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے بدوؤں کو چند سالوں میں دنیا کی تہذیب دار قوموں کی صف اول میں لا کر کس طرح کھڑا کر دیا اور کس طرح انہوں نے اشاعت اسلام کے لئے جانیں قربان کر دیں۔

مکرم ملک کریم الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ترنم سے پڑھی پھر مکرم چوہدری غلام رسول صاحب شاکر قائمقام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گڑھو نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر مفصل روشنی ڈالی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معصوم بچپن زہد و تقویٰ سے معمور جوانی اور عشق الٰہی میں سرشار بڑھاپا کی چند ایک مثالیں پیش کیں۔

آخر پر صاحب صدر نے جو کہ اپنے علاقہ کے بہت بڑے رئیس ہیں نے شکریہ ادا کیا کہ انہیں اس مبارک تقریب پر شمولیت کی دعوت دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا تذکرہ سننے کا موقع فراہم کیا۔ مکرم ملک جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدین نے تینوں عارضی واقفین کا تعارف کرایا۔ بالآخر جلسہ کی کارروائی دعا پر ختم ہوئی۔

(عبدالحمید جبار سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ دیہہ گڑھو)

امتحان وقف نَو اطفال الاحمدیہ

اطفال الاحمدیہ کے وقف نَو کا امتحان بھی انہی ایام میں ہوگا۔ قائدین کرام پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

مہتمم تعلیم
(خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں داخلہ

کورسز:-
۱ - سول انجینئرنگ
۲ - الیکٹریکل انجینئرنگ
۳ - مکینیکل انجینئرنگ
۴ - کیمیکل انجینئرنگ
۵ - مائننگ انجینئرنگ
۶ - پیٹرولیم جیکل انجینئرنگ
} چار سالہ کورس
۷ - آرکیٹکچر : پانچ سالہ کورس

داخلے کا تعلیمی معیار

۱ - بی اے اور بی ایس سی (اے کورس حساب و بی کورس حساب فزکس کیمسٹری سٹیٹکس) فسٹ ڈویژن۔
۲ - ایف ایس سی (نان میڈیکل) فسٹ ڈویژن
۳ - بی اے اور بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن
۴ - ایف ایس سی (نان میڈیکل) سیکنڈ ڈویژن

اس کے علاوہ دس کے قریب سیٹیں Extra curricular achievements کے لئے ہوتی ہیں۔ جس میں ڈویژن کی کوئی قید نہیں البتہ کھیل ڈرامہ۔ تقریر یا مضامین میں بہترین مقام رکھتا ہو۔

اس کے علاوہ کچھ مخصوص سیٹیں مندرجہ ذیل علاقہ جات کے لڑکوں کے لئے ہوتی ہیں آل پاکستان۔ کوئٹہ اور قلات ڈویژن۔ پشاور ڈویژن۔ ڈیرہ غازیخاں ہزارہ اور مردان ڈسٹرکٹ آزاد کشمیر جموں اور کشمیر کے مہاجرین۔ گلگت۔ مشرقی پاکستان۔ انڈونگ سکیم اور ڈیفنس کی طرف سے۔ اس کے علاوہ دو کے قریب سیٹیں۔ گریجوایٹ انجینئروں کے لڑکوں کے لئے ہوتی ہیں۔

ہوسٹلز: یونیورسٹی کے تقریباً بارہ کے قریب ہوسٹل ہیں جن میں پانچ تو یونیورسٹی کیمپس میں واقع ہیں اور باقی مختلف مقامات پر کوٹھیاں ہوسٹل کا کام دے رہی ہیں۔ داخلے کے ساتھ ہی رہنے کا انتظام ہو جاتا ہے۔

اعجاز اے ملک آرکیٹکچر ڈیپارٹمنٹ ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر سکتے ہیں۔
اعجاز اے ملک پوسٹ آفس باکس ۲۲۵ لاہور

امتحانات ..... خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مبتدی اور مقتصد کا امتحان ستمبر کے آخری عشرہ میں ہوگا۔

تمام مجالس خدام کو اچھی طرح سے تیاری کروائیں اور کوشش کی جائے کہ کوئی خادم ایسا نہ ہو جو امتحان میں شریک نہ ہو۔ یہ دونوں امتحان اکٹھے بھی دئے جا سکتے ہیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

اگست ۱۹۶۶ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ ستمبر تک ضرور بھجوا دیں ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینیجر الفضل)

احباب جماعت سے تعاون کی درخواست

احمدی بچوں کی دینی تربیت نیز ان کی علمی و عملی قابلیتوں کو مزید اجاگر کرنے کے لئے ہر سال اطفال الاحمدیہ کا ایک سہ روزہ مرکزی اجتماع ربوہ میں منعقد ہوتا ہے۔ انشاء اللہ العزیز امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے علاوہ سلسلہ کے اور بہت سے بزرگ قوم کے نونہالوں سے خطاب فرمائیں گے۔ صحبت صالحین کے اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے

اس سلسلہ میں تمام احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بچوں کو ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر کو سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے موقعہ پر ربوہ میں ضرور بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ
(ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔
(خاکسار عبد المنان شاہد مربی مسجد احمدیہ حسین آگاہی ملتان)

۲- خاکسار ایک کیس میں پھنس گیا ہے۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرما دیں۔
(محمد ظہیر الدین احمد شیخوپورہ)

۳ - خاکسار آجکل سخت مشکلات میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ خاکسار کو اپنی ..... خاص دعاؤں میں یاد رکھیں (شیخ محمد ابراہیم ہنگوی جالندھری سرگودھا)

۴ - میرے اباجان مستری محمد عبد اللہ صاحب کا گوجرہ کے ایک ہسپتال میں کالے موتیا کا اپریشن ہوا ہے تمام بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔
(عبد الحمید محلہ برجی والا جھنگ صدر)

۵ - میرے والد محمد رمضان صاحب خادم حمام ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ڈاڈر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(محمد سلطان ربوہ)

خوشخبری

ہم نے ربوہ و بیرون ربوہ کے کم تعلیم والے یا ان پڑھ احباب کو ہنرمند بنانے کے لئے موٹر ڈرائیونگ سکول کا اجراء کیا ہے تفصیلات کے لئے گولبازار دکان پر تشریف لا دیں۔ ربوہ سے باہر کے آنیوالے دوستوں کے لئے رہائش کا انتظام کیا جائیگا
عبد العزیز۔ عزیز سائیکل ورکس گولبازار ربوہ

ہواشافی
دسنا اکسیر

دس روپے۔ چار خوراکیں۔ مرض غائب
• پرانی سردرد • نکرے سپرنگ کٹار
• نکسیر • دمہ • کان کی پیپ
• بواسیر خونی و بادی • ناسور
• سیلان الرحم • بانجھ پن • جوڑوں اور اعصاب کی دردیں۔ بصورت منی آرڈر ڈاک خرچ معاف
نیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

حیرت انگیز تبدیلی

گولبازار قریشی مارکیٹ میں دوسری گلی سے ہر قسم کا سوتی ریشمی و گرم کپڑا مناسب اور بارعایت نرخوں پر خرید فرما دیں اہل ربوہ کی سہولت کے پیش نظر دکان میں حیرت انگیز تبدیلی و ترمیم کر دی گئی ہے۔ ہمارا نصب العین دیانتداری
پروپرائیٹرز خواجہ عبد المومن سید محمد افضل شاہ گولبازار ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی پر اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں
(مینیجر)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے — نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۰۳

میں امتہ اللطیف خورشید۔ زوجہ راجہ خورشید احمد صاحب منیر قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی۔ ڈاک خانہ خاص۔ ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے:-

۱- میرا حق مہر مبلغ پندرہ سو روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کا حصہ وصیت نقد ۱/۱۰ حصہ مطابق رسید نمبر ۹۸/۱۶۷۰۴ - ادا کردیا گیا ہے۔

۲- میرا زیور حسب ذیل ہے:-

گانی طلائی وزن ۲ تولہ مالیتی ۲۴۴ روپے
انگوٹھی طلائی وزنی ۔۔۔۔ ۴۰
کانٹے طلائی وزن سوا تولہ ۔۔۔۔ ۱۵۲
وزن ۔۔۔۔ ۴۳۶ روپے

میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔

۳- اس کے علاوہ میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۸۹ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔

الامۃ:- امتہ اللطیف خورشید اہلیہ راجہ خورشید احمد صاحب منیر۔ راولپنڈی۔ گواہ شد۔ خورشید احمد منیر مربی سلسلہ خاوند موصیہ راولپنڈی
گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۴۰۴

میں نور محمد ولد جیون سنگھ قوم جٹ پیشہ بے کار عمر ۸۲ سال بیعت ۱۹۱۰ء ساکن راولپنڈی ڈاک خانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ ایک مکان پختہ ۱/۲ ۴۴ مرلہ گلی ۳۲ واقع آریہ محلہ راولپنڈی جس کی موجودہ مالیت ساڑھے تین ہزار روپے ہے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہوجائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی میری یہ وصیت ۶/۶۶ سے منظور فرمائی جائے

العبد:- نشان انگوٹھا۔ نور محمد ولد جیون سنگھ معرفت احمدیہ مسجد مری روڈ راولپنڈی
گواہ شد۔ چوہدری عبدالوحید احمد ولد فیض محمد صاحب مرحوم ۱۷۱۹۰ مسجد احمدیہ مری روڈ راولپنڈی۔
گواہ شد:- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال وارد۔ راولپنڈی۔

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو، انگریزی طلب فرمائیں
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے

حاصل کریں

(مینجر)

عماراتی لکڑی

ہمارے ہاں عماراتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ، لاہور،

تریاق چشم رجسٹرڈ کی خاص تاثیر:

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ ککرے تین چار دن میں ختم کردیتا ہے چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ پھر ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خاں صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں، پھر سید ظہیر صاحب لیبنزی ٹوپی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں ۸ شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں، اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہوسکتی ہے تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی کو اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا ہے۔ زخم خارش، دھند، گہرہ، گوہانجنی، روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے بے حد مفید ہے۔ چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کرچکا ہے۔ بخدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی۔ قیمت پانچ روپے فی تولہ۔ نوٹ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گڑھی شاہدولہ ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں۔

المشتہر مرزا محمد شریف بیگ مینجر تریاق چشم حویلی منصف نزد سول ہسپتال۔ چنیوٹ۔ ضلع جھنگ۔

باکمال سٹاف کے

لاجواب سروس

آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد

طارق

ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(مینجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودہا

سے

سیالکوٹ

عباسیہ

ٹرانسپورٹ کمپنی کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں،

(مینجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب فرمائیں، مکمل کورس بیس روپے ۲۰

پوری قوم نے یوم دفاع پاکستان بڑے جوش و خروش سے منایا

ملک بھر کی مساجد میں پاکستان کے تحفظ و استحکام کے لئے شکرانہ کی نمازیں اور دعائیں

فوج اور پولیس کی پریڈیں۔ اسلحہ کی نمائشیں، طلباء کے اجتماعات، مذاکرے اور جلسے

راولپنڈی ——— مورخہ ۶ ستمبر کو پوری قوم نے یوم دفاع پاکستان بڑے جوش و خروش سے منایا۔ ملک بھر کی مساجد میں شکرانہ کی نمازیں ادا کی گئیں۔ اور پاکستان کے تحفظ و استحکام کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ اور شہداء کے مزاروں پر فاتحہ خوانی ہوئی۔ دفاعی فوجوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے فوج اور پولیس کی پریڈیں ہوئیں۔ اسلحہ کی نمائش کی گئی۔ طلباء کے اجتماعات مذاکرے اور وسیع پیمانے پر جلسے منعقد ہوئے جن میں شہیدوں اور اپنی شیر دل افواج کو خراج عقیدت پیش کرنے کے علاوہ دفاع وطن کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے کے عہد کی تجدید کی گئی۔ بڑے بڑے شہروں میں لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے ان تقریبات میں شرکت کی۔

راولپنڈی میں بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے ایک خاص تقریب میں یوم دفاع پاکستان کی تقریبات کا افتتاح کیا۔ پریڈ کے علاوہ اسلحہ کا ایک عظیم الشان مظاہرہ بھی ہوا۔

ڈھاکہ میں سیلاب کے باوجود سٹیڈیم میں فوجی جلوس کی ریلی ہوئی۔ نیز شہر کی سڑکوں پر فوجی گاڑیوں نے جلوس کی شکل میں گشت کیا۔ ان گاڑیوں پر بھاری اسلحہ رکھا ہوا تھا۔ یہ گاڑیاں سڑکوں پر سے گزریں تو لوگوں نے تالیاں بجا بجا کر فوج کو خراج تحسین پیش کیا۔

لاہور کے فورٹریس سٹیڈیم میں بھی پریڈ ہوئی۔ لاکھوں شہریوں نے فورٹریس سٹیڈیم میں جمع ہو کر یہ پریڈ دیکھی۔ جب فوجی دستے لوگوں کے سامنے سے گزرے تو انہوں نے تالیاں بجا بجا کر اور نعرے لگا لگا کر وطن کے دلاوروں اور غازیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ بعد میں مصنوعی جنگ کا مظاہرہ بھی ہوا۔ جس میں غنیم پر پاک فوج کی برتری دکھائی گئی۔

کراچی کے پولو گراؤنڈ میں بھی پریڈ اور اسلحہ کی نمائش ہوئی۔ وہاں سمندری بیڑے کے جہازوں اور تربیتی مراکز کو خوب سجایا گیا اور رات کو ان پر چراغاں بھی کی گئی۔ اسی طرح پشاور میں بھی جہاں ہوائی فوج کا ہیڈ کوارٹر ہے پریڈ کا شاندار مظاہرہ ہوا۔ مغربی اور مشرقی پاکستان کے دوسرے اہم شہروں میں بھی یوم دفاع پاکستان کی تقریبات بڑے اہتمام اور جوش و خروش سے منائی گئیں جن میں عوام نے ذوق شوق سے حصہ لیا۔ تمام بڑے بڑے شہروں میں گذشتہ جنگ کے مناظر پر مشتمل دستاویزی فلمیں بھی دکھائی گئیں۔

آج مورخہ ۷ ستمبر کو پشاور میں ایئر ہیڈ کوارٹر اور فضائی فوج کے دوسرے اسٹیشن "یوم فضائیہ" منا رہے ہیں۔ گزشتہ سال آج کے دن پاکستان فضائی فوج کے ہوا بازوں نے اپنے سے زیادہ طاقتور دشمن کو عبرتناک شکست دی اور فضا پر چھائے رہے انہوں نے بری فوج سے رابطہ برقرار رکھ کر اور اس کا ہاتھ بٹا کر ملک کے دفاع میں نہایت اہم اور موثر کردار ادا کیا۔ ان کے شاندار کارنامے پوری قوم کے لئے باعث فخر ہیں۔ اس موثر دفاع اور شاندار کارناموں کی یاد میں ہی یوم فضائیہ منایا جا رہا ہے۔

گورنر کا قوم کے نام پیغام

لاہور ۶ ستمبر گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے یوم دفاع کے موقع پر قوم کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ یہ دن اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنے کا دن ہے جس کے فضل و کرم سے قوم ایک کڑی آزمائش سے نکلی تھی ہمیں اس عہد کی تجدید کرنی چاہیئے کہ ہم پاکستان کو زیادہ مستحکم بنانے کے لئے دو گنے جوش و خروش، محنت و اتحاد سے کام لیں گے۔

ربوہ میں یوم دفاع پاکستان (بقیہ صفحہ اول)

تقدیر ہی کی ایک کڑی ہے آج ملک بھر میں یوم دفاع پاکستان منایا جا رہا ہے آؤ ہم سب مل کر اللہ تعالےٰ کے حضور اپنی اس مملکت کے تحفظ و استحکام کے لئے دعا کریں۔ اس مختصر خطاب کے بعد آپ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد محترم امیر صاحب مقامی مسجد سے سیدھے قبرستان شہداء میں تشریف لے گئے۔ جہاں دو احمدی شہداء دفن ہیں جنہوں نے گزشتہ سال ستمبر کی جنگ میں وطن عزیز کی حفاظت اور دفاع کا فریضہ ادا کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ آپ نے وہاں شہداء کی قبروں پر دعا کی دیگر اہل ربوہ بھی مساجد میں دعائیں کرنے کے بعد کثیر تعداد میں وہاں جا جا کر شہداء کی قبروں پر دعا کرتے رہے۔

شام کو نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ادا فرمائے کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے کی بعدہ مکرم مبشر احمد صاحب نسیم نے ایک قومی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد پہلے مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے نے تحفظ و استحکام پاکستان کے موضوع پر تقریر کی اور پھر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے گزشتہ ستمبر کی جنگ میں پاکستان کی شیر دل افواج کے بے مثال کارناموں کا ذکر کرنے کے بعد ان کو نہایت زوردار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم خواجہ عبد المومن صاحب اور محترم نسیم سیفی صاحب نے دفاع وطن کے موضوع پر اپنی نظمیں پیش کیں اور مکرم صالح محمد صاحب نے "نوائے پاکستان" کے موضوع پر حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی نظم پڑھ کر سنائی۔ آخر میں محترم صاحب صدر نے یہ واضح کیا کہ پاکستان اسلام کے ایک مضبوط قلعہ کی حیثیت رکھتا ہے اور خاص خدائی تقدیر کے ماتحت معرض وجود میں آیا ہے۔ خدا خود اس کا محافظ ہے اس نے گزشتہ جنگ میں معجزانہ طور پر اس کی حفاظت فرمائی۔ اور آئندہ بھی وہ اس کی حفاظت فرمائے گا۔ آپ نے دفاع وطن کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے کے عہد کی تجدید پر زور دیا اور تحفظ و استحکام پاکستان کے لئے دعا کی پرزور تحریک فرمائی۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے اس طرح یہ جلسہ اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر جملہ حاضرین نے آپ ہی کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کی نماز میں بھی تحفظ و استحکام پاکستان کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔

داخلہ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارھویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہوگا۔ اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر (جو کالج کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔) ۱۰ ستمبر تک دفتر کالج میں مع کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ پہنچ جانی چاہئیں۔

انٹرویو:— ربوہ کی امیدوار طالبات کے لئے ۱۳ تا ۲۰ ستمبر۔ بیرون ربوہ کی طالبات کے لئے ۲۱، ۲۲ ستمبر۔ روزانہ ۸ تا ۱۱ بجے صبح۔

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔

(پرنسپل)